بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۱ نبوت ۱۳۴۳ ہش ۱۵ رجب ۱۳۸۴ھ ۲۱ نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

○ - ربوہ ۲۰ نومبر۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ جوان دنوں پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ کل قبل دوپہر لاہور سے بذریعہ موٹر کار ربوہ تشریف لائے۔ آپ نے یہاں چند گھنٹے قیام فرمایا اور پھر واپس تشریف لے گئے۔ اگلے ہفتہ آپ پھر ربوہ تشریف لائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

○ - ربوہ۔ خدام کے ریفریشر کورس کا افتتاحی اجلاس آج ۲۰ نومبر کو بعد نماز جمعہ جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں صدارت کے فرائض محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و مہتمم عمومی مجلس مرکزیہ ادا فرمائیں گے۔ تمام عہدہ داران بروقت شمولیت فرمائیں۔ دیگر خدام بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں (مہتمم مقامی)

○ - ربوہ ۲۰ نومبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے نوجوانوں اور اطفال کو نماز باجماعت کا عادی بنانے اور ان کی دینی تربیت کرنے کی غرض سے ایک خاص پروگرام کے ماتحت ربوہ کے تمام محلہ جات میں علی الصبح نماز فجر سے قبل انہیں جگانے کا اہتمام کیا ہے۔ اس پروگرام کے ماتحت خدام اور اطفال کی مختلف ٹولیاں بلند آواز سے درود شریف پڑھتی ہوئی مکانوں کے آگے سے گزرتی ہیں۔ اور اس طرح ربوہ کی تمام فضا درود کی خوش آئند آواز سے گونج اٹھتی ہے۔ اس میں مرکزی مہتممین اور مقامی ناظمین اور زعماء کے علاوہ خود محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی شرکت فرماتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں نماز فجر کے وقت مساجد میں حاضری پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ (ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اے لوگو تم اپنے حقیقی خالق کی شناخت اور محبت اور اطاعت کیلئے پیدا کئے گئے ہو

جب تک یہ امر تم میں ظاہر نہ ہو تب تک تم حقیقی نجات سے بہت دور ہو

"اے لوگو تم اپنے سچے خداوند خدا، اپنے حقیقی خالق، اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس جب تک یہ امر جو تمہاری خلقت کی علت غائی ہے بیّن طور پر تم میں ظاہر نہ ہو تب تک تم اپنی حقیقی نجات سے بہت دور ہو۔ اگر تم انصاف سے بات کرو تو تم اپنی اندرونی حالت پر آپ ہی گواہ ہو سکتے ہو کہ بجائے خدا پرستی کے ہر دم دنیا پرستی کا ایک قوی ہیکل بُت تمہارے دل کے سامنے ہے جس کو تم ایک ایک سیکنڈ میں ہزار ہزار سجدے کر رہے ہو اور تمہارے تمام اوقات عزیز دنیا کی جیتی جاگتی میں ایسے مستغرق ہو رہے ہیں کہ تمہیں دوسری طرف نظر اٹھانے کی فرصت نہیں۔ کبھی تمہیں یاد بھی ہے کہ انجام اِس ہستی کا کیا ہے۔ کہاں ہے تم میں انصاف! کہاں ہے تم میں امانت! کہاں ہے تم میں وہ راستبازی اور خداترسی اور دیانتداری اور فروتنی جس کی طرف تمہیں قرآن بُلاتا ہے۔ تمہیں کبھی بھولے بسرے برسوں میں بھی تو یاد نہیں آتا کہ ہمارا کوئی خدا بھی ہے۔ کبھی تمہارے دل میں نہیں گزرتا کہ اس کے کیا کیا حقوق تم پر ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ تم نے کوئی غرض، کوئی واسطہ، کوئی تعلق اس قیوم حقیقی سے رکھا ہوا ہی نہیں اور اس کا نام تک لینا تم پر مشکل ہے۔ اب چالاکی سے تم لڑو گے کہ ایسا ہرگز نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا قانون قدرت تمہیں شرمندہ کرتا ہے جبکہ وہ تمہیں جتلاتا ہے کہ ایمانداروں کی نشانیاں تم میں نہیں۔ اگرچہ تم انہی دنیوی فکروں اور سوچوں میں بڑے زور سے اپنی دانشمندی اور متانت رائے کے مدعی ہو مگر تمہاری لیاقت، تمہاری نکتہ رسی، تمہاری دور اندیشی صرف دنیا کے کناروں تک ختم ہو جاتی ہے اور تم اپنی اس عقلمندی کے ذریعہ سے اس دوسرے عالم کا ایک ذرہ سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے جس کی سکونت ابدی کے لئے تمہاری روحیں پیدا کی گئی ہیں۔ تم دنیا کی زندگی پر ایسے مطمئن بیٹھے ہو جیسے کوئی شخص ایک چیز ہمیشہ رہنے والی پر مطمئن ہوتا ہے۔ مگر وہ دوسرا عالم جس کی خوشیاں سچے اطمینان کے لائق اور دائمی ہیں وہ ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی تمہیں یاد نہیں آتا۔ کیا یہ بدقسمتی ہے کہ ایک بڑے اہم امر سے تم قطعاً غافل اور آنکھیں بند کئے بیٹھے ہو اور جو گزشتنی گذاشتنی امور ہیں ان کی ہوس میں دن رات سرپٹ دوڑ رہے ہو۔"

(فتح اسلام)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۶۲ء

احمدیت کے موقف کو سمجھنے کی ضرورت

ذیل میں ایک ٹکڑا ہفت روزہ "شہاب" ۱۵/۱۱/۶۲ کے ایک مضمون سے ملاحظہ فرمائیں:۔

"چنیوٹ سے گاڑی روانہ ہو کر ربوہ پہنچی تو مولانا اور ان کے ساتھی کھانا تناول کر رہے تھے۔ اچانک دروازہ پر دستک ہوئی۔ مولانا کی سیٹ والا شیشہ اٹھایا تو ایک طرف مولوی ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری صاحب نے مولانا کو سلام کیا اور دوسری طرف تعلیم الاسلام کالج کے بہت سے طالب علموں نے مولانا کو خوش آمدید کہا۔ مولوی ابوالعطاءؔ صاحب نے مولانا سے دریافت کیا۔ کیا آپ ربوہ تشریف نہیں لائیں گے۔ مولانا نے جواباً کہا۔ اگر آپ بلائیں گے تو کیوں نہیں آؤں گا۔ (واضح رہے کہ ابوالعطاء صاحب اور مولانا مودودی صاحب کے پرانے مراسم ہیں)

طلباء نے مولانا سے شکایت کی کہ ہم نے آپ کو اپنے فنکشن کے لئے دعوت نامہ بھیجا تھا لیکن ہمیں ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا۔ مولانا نے فرمایا:۔

مجھے آپ کا کوئی دعوت نامہ نہیں ملا۔ اگر ملتا تو میں حاضر ہوتا یا اپنی معذوری ظاہر کر دیتا۔

طلباء نے کہا اب ہم دوبارہ آپ کو دعوت نامہ بھجوائیں گے اور ہماری درخواست ہے کہ آپ ضرور ہمارے کالج میں تشریف لائیں۔ واضح رہے کہ اس کالج میں مسلمان طلبا کی بھی بہت بڑی تعداد زیر تعلیم ہے۔ طلباء اور ربوہ کے علماء مولانا سے گفتگو کر رہے تھے کہ گاڑی روانہ ہو گئی۔ راستہ میں میں نے مولانا سے دریافت کیا ربوہ کا استقبال سمجھ سے بالاتر ہے۔ مولانا فرمانے لگے:۔

"یہ میری شرافت کا اعتراف ہے کیونکہ میں نے کبھی کسی مخالف کو گالی نہیں دی۔ ہمیشہ دلائل سے بات کہی ہے جذبات سے نہیں۔ ہر شخص اپنے حریف کو سمجھتا ہے کہ وہ کیا ہے؟"

(شہاب ۱۵ ۔ نومبر ۱۹۶۲ء)

یہ مضمون چوہدری محمد احمد خاں صاحب کا ہے۔ مودودی جماعت میں ان کی جو پوزیشن ہے وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ آپ مودودی صاحب کے انتخابی دورہ میں آپ کے ساتھ سفر کر رہے ہیں۔ اسی سے اس مضمون کی اہمیت بھی ظاہر ہے۔ اس ٹکڑے میں دو تین باتیں سب کے لئے قابلِ غور ہیں:۔

اوّل خاں صاحب کا یہ فقرہ ملاحظہ ہو:۔

"اس کالج میں مسلمان طلباء کی بھی بہت بڑی تعداد زیرِ تعلیم ہے۔"

یعنی باقی طلباء جو اس کالج میں زیرِ تعلیم ہیں وہ مسلمان نہیں۔ یہ فقرہ کوئی انوکھا نہیں ہے مودودی صاحب نے "قادیانی مسئلہ" بڑے زور شور سے شائع کر رکھا ہے جس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کا منصوبہ بیان کیا گیا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ۱۹۵۳ء کی شورش میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا تھا اور جس کی پاداش میں آپ کو پھانسی کی سزا کا بھی حکم ہوُا تھا۔ اب اس رسالہ کو بڑھا چڑھا کر اور اس کے ساتھ بعض دوسرے لوگوں کے رشحاتِ قلم شامل کر کے بڑی ضخامت کے ساتھ آب و تاب سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اس طرح خود مودودی صاحب اور آپ کی جماعت کے عوام و خواص کا فیصلہ یہ ہے کہ احمدیوں کے ساتھ جو کچھ بھی وہ سلوک کریں وہ جائز ہے۔ ان کو اس کی ذرا شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔

مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"یہ میری (یعنی مودودی صاحب کی) شرافت کا اعتراف ہے۔"

یعنی احمدیوں نے ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر جو شریفانہ سلوک مودودی صاحب سے کیا ہے خودستائی کو تو خیر نظر انداز کر دیجئے یہ محض مودودی صاحب کی شرافت کی وجہ سے ہے ورنہ احمدیوں میں ذاتی طور پر شرافت ہے اور نہ حسن سلوک کا ذاتی جذبہ۔ اور اگر مودودی صاحب کی اپنی شرافت آڑے نہ آتی تو شاید احمدی آپ کو ریل گاڑی سے باہر کھینچ لیتے، یا کم سے کم ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر "مودودی مُردہ باد" "مودودی مُردہ باد" ہی کے نعرے لگا کر دل کی بھڑاس نکال لیتے۔

اس ذہنیت کے مالک ہیں یہ لوگ جو اس طمطراق سے ملک میں جمہوریت بحال کرنے کیلئے اٹھے ہیں۔

مودودی صاحب نے اپنی شرافت کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ

"کیونکہ میں نے کبھی کسی مخالف کو گالی نہیں دی ہمیشہ دلائل سے بات کہی ہے جذبات سے نہیں ۔ ہر شخص اپنے مخالف کو سمجھتا ہے کہ وہ کیا ہے۔"

قیس عامری کے نام سے ایک شعر ہے جس کا متن تو اب یاد نہیں مگر مطلب اس کا یہ ہے کہ اے لیلیٰ تیرا حال اس قصاب کی طرح ہے جو بکری کی گردن پر چھری پھیر رہا ہو اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے چھم چھم آنسو برس رہے ہوں۔ ذوق ؎

یہ عجیب رسم دیکھی کہ بروزِ عید قرباں
وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا

جس انسان کا منصوبہ یہ ہو کہ ملک میں اسلامی انقلاب لا کر مسلمان زادوں اور مسلمان زادیوں کو ایک سال کی مہلت دے دی جائے گی کہ وہ یا تو سچے مسلمان بن جائیں ورنہ ملک سے نکل جائیں اور اگر نہ نکلیں تو ان کو قتل کر دیا جا۔ (اسلام میں مرتد کی سزا موت) اسے دوسروں کو ماں بہن کی گالیاں دینے کی کیا ضرورت ہے۔

بہرحال شرافت کا بے شک کریڈٹ مودودی صاحب ہی کو مل جائے ہمیں آرزو ہے کہ ربوہ کے سٹیشن پر جو ملاقات ہوئی ہے یہ مزید ایک دوسرے کو سمجھنے کی بنیاد ثابت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ مودودی صاحب احمدیت کا صحیح موقف سمجھنے کے اور بھی قریب آ جائیں اور جو کچھ انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے متعلق اپنا تصور بنا رکھا ہے اس میں ترمیم ہو جائے اور قادیانی مسئلہ ایسی کتابوں کو جو سراسر مغالطوں کا پلندہ ہے واپس لے لیں اور آپ کی احمدیت کے متعلق رائے بہتر صورت میں تبدیل ہو جائے جو ملک اور اسلام کے لئے مفید ثابت ہو+

دارالاماں کی یاد ہے دارالاماں سے دور

کیونکر سکوں پذیر ہو دل قادیاں سے دُور
دارالاماں کی یاد ہے دارالاماں سے دُور

جذبِ بلاکشانِ محبّت کو کیا ہوُا
اک رندِ مے پرست ہے پیرِ مغاں سے دُور

کب تک رہے گی چہرۂ پُرنور پر نقاب
کب تک رہے گی برقِ نظر آشیاں سے دُور

داغِ دل و جگر نے بسایا ہے اِک جہاں
تنویرِ ماہتاب و خور و کہکشاں سے دُور

کیا کہیئے اس کے ذوقِ سجودِ نیاز کو
جو کر رہا ہو سجدے ترے آستاں سے دُور

مجھ کو ہر اک قدم پہ جلانا ہے اِک چراغ
کچھ اہلِ کارواں ہیں ابھی کارواں سے دُور

عیسیٰ نفس ہیں آپ مگر اس سے فائدہ؟
بیٹھے رہے جو آپ کسی نیم جاں سے دُور

ڈر ہے کہ وہ نگاہ سے کہہ دے نہ داستاں
رہتے ہو تم جبھی تو کسی بے زباں سے دُور

بیٹھے رہیں گے سنگِ درِ یار پر نسیم
گھر لے لیا ہے رہگذرِ آسماں سے دُور

نسیم سیفی

مومنوں کا ایک امتیازی خُلق ۔ انفاق فی سبیل اللہ

آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

از مکرم عطاء المجیب صاحب راشد متعلم اولے عربی ثانیہ ربوہ

انبیاء علیہم السلام دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب کے علمبردار ہوتے ہیں ان کی آمد کا مقصد وحید یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کو کامیابی و ہدایت کی طرف راہ نمائی کریں۔ اور بھولی بھٹکی انسانیت کو خالق کائنات کے آستانہ پر جھکا دیں تا وہ عرفانِ الٰہی کی مے پی کر سکون و اطمینان کی زندگی حاصل کر سکے۔ دنیا کی تاریکی و ظلمت اور اہلِ دنیا کا فسق و فجور ہی انبیاء کی بعثت کا باعث بنتا ہے۔ اور انبیاء اس مقصد کو لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ وہ دنیا کی روش کو بدل کر رکھ دیں۔ دنیاوی ساز و سامان اور مادی عزت و وجاہت کے نہ ہونے کے باوجود اگر انہیں اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے تو یہ اس وجہ سے ہوتی ہے کہ ان کی پشت پناہی خالق کائنات کی وہ قادر و توانا بزرگ و برتر ہستی کر رہی ہوتی ہے جس نے وعدہ کر رکھا ہے کہ

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔

یعنی میں نے اس بات کو مقدر کر رکھا ہے کہ انجام کار مجھے اور میرے رسولوں کو ہی غلبہ حاصل ہو گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک پہلو یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ مامور کو ایسی وفا شعار جماعت عطا کرتا ہے۔ جو دل و جان سے اس پر فدا ہوتی ہے۔ خدا کے مرسل کی اعانت و نصرت میں دیدہ و دل فرشِ راہ کر دیتی ہے۔ اس فدائیت اور جانثاری کا بے مثال نمونہ ہمارے ہادی و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے مقدس صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی زندگیوں میں پیش فرمایا۔ انہی قربانیوں کا نتیجہ تھا کہ ان کو بارگاہِ احدیت سے رضی اللہ عنہم کا خطاب حاصل ہوا۔ انبیاء کی جماعتیں خدا تعالیٰ کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتی ہیں۔ اس مضمون میں جماعتِ مومنین کی اسی خوبی کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انفاق فی سبیل اللہ کو مومنوں کا ایک امتیازی خُلق قرار دیا ہے۔ آسمانی آواز پر لبیک کہنے کے بعد ان کے دلوں میں حرارت ایمانی اس قدر ترقی کر جاتی ہے کہ دنیا کی محبت ان کے دلوں میں بالکل سرد پڑ جاتی ہے وہ اپنا تن۔ من۔ دھن۔ غرض یہ کہ سب کچھ دین کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ومما رزقنٰھم ینفقون

(البقرہ ۴ شوریٰ ۳۹۔ انفال ۳ حج ۳۵ قصص ۵۴)

کہ ہمارے حقیقی بندے اور متقی لوگ وہ ہیں جو اپنے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

یہاں یہ امر مدنظر رہنا چاہیئے کہ انفاق فی سبیل اللہ کے الفاظ اپنے اندر بہت وسعت رکھتے ہیں۔ یہ سمجھنا غلطی ہوگی کہ کچھ مال خرچ کرنے سے انفاق فی سبیل اللہ کا مفہوم پورا ہو جاتا ہے حقیقت یہ ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں وضاحت فرمائی ہے کہ مال کے علاوہ ان تمام استعدادوں اور قوتوں کو خرچ کرنا بھی اس خلق میں شامل ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ اس لحاظ سے اس میں جان، مال، وقت، عزت، علم، اثر و رسوخ، صحت و توانائی، لیاقت و ہنرمندی وغیرہ سب نعمائے الٰہی کی قربانی شامل ہے۔ پھر ان سب کے خرچ کرتے وقت خالص اور نیک نیت کا ہونا لازمی ہے۔ جو قوت کسی ذاتی فائدہ کے لئے صرف ہو۔ وہ سبیل اللہ کے حکم میں شمار نہیں ہو سکتی۔ پس اپنی تمام تر طاقت و قوت کو محض خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کر دینا اور اسی کی راہ میں خرچ کرنا ہی انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں مِمَّا کا لفظ بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے۔

وانفقوا مما جعلکم

مستخلفین فیہ (الحدید ۸)

یعنی ان تمام چیزوں سے خرچ کرو جن کا خدا نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ پس یہ ارشادِ خداوندی اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے۔ اور اس کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہونے سے ہی اس امر کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ مال و دولت انسان کو بہت عزیز ہوتی ہے۔ جس کے خرچ کرنے میں بسا اوقات وہ بخل سے کام لیتا ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں انفاق فی سبیل اللہ کے اسی پہلو کی یعنی خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی وضاحت کرنا مقصود ہے

مال کے خرچ کرنے کے بارہ میں یہ بنیادی اصول واضح طور پر ذہن نشین کرنا چاہیئے کہ مال و دولت خدا تعالیٰ کی امانت ہے۔ اسے خدا کی راہ میں اور اس کے بتلائے ہوئے طریق پر خرچ کرنا ہی سعادت اور نیکی ہے۔ مال خرچ میں تامل صرف اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کہ انسان مال کو اپنی جاگیر سمجھتا ہے۔ اور یہ خیال کرنے لگ جاتا ہے کہ یہ اس کی اپنی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

فما اوتیتم من شئ

فمتاع الحیوٰة الدنیا

وما عند اللہ خیر و ابقیٰ

للذین اٰمنوا وعلیٰ ربھم

یتوکلون (شوریٰ ۳۷)

یعنی جو کچھ بھی تم کو دیا گیا ہے۔ وہ ورلی زندگی کا سامان ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ مومنوں اور اپنے رب پر توکل کرنے والوں کے لئے زیادہ اچھا اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو نہایت ہی نفع مند سودے کی دعوت دی ہے فرمایا۔

ان اللہ اشتریٰ من المومنین

انفسھم واموالھم بان

لھم الجنة (توبہ ۱۱۱)

کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال اس بات کے بدلے میں خرید لئے ہیں کہ ان کو آخرت میں جنت دی جائے گی

گویا ایک انسان کی اپنی جان اور مال کے سلسلہ میں ایک امانت دار اور امین سے زیادہ حیثیت نہیں۔ لہٰذا اس کا فرض ہے کہ وہ ان امانتوں کو اسی طرح خرچ کرے۔ جس طرح امانت دینے والے یعنی خدا تعالیٰ کا منشا ہے۔ یہی وہ راہ ہے جس سے اسے جنت نصیب ہو سکتی ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مومنوں کو مال خرچ کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے اور اس سلسلہ میں تفصیلی مسائل اور احکامات بیان فرمائے ہیں۔ ایک طرف تو مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ خدا کے دیئے ہوئے اموال سے خرچ کرتے ہیں دوسری طرف اموال کی قربانی کے عظیم الشان ثمرات بیان فرما کر مومنوں کو اس بات کی ترغیب دلائی کہ وہ اس کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کریں۔

انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس قسم کا مال خرچ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا انفقوا

من طیبات ما کسبتم ومما

اخرجنا لکم من الارض

ولا تیمموا الخبیث منہ

تنفقون ولستم باٰخذیہ

الا ان تغمضوا فیہ

واعلموا ان اللہ غنی

حمید۔ (البقرہ ۲۶۸)

ترجمہ۔ اے وے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ تم ان طیّب چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہوں حسب توفیق راہِ خدا میں خرچ کرو۔ نیز اس میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے۔ اور صدقہ کے لئے بالارادہ ردّی چیزوں کو نہ چنا کرو۔ اس سے تم صدقہ تو کرتے ہو مگر تم خود اگر کوئی ردی چیز تم کو دے دے۔ تو اسے لینے والے نہیں ہوتے۔ سوائے اس کے کہ اس معاملہ میں چشم پوشی سے کام لو۔ اور جان لو کہ یقیناً اللہ بہت بے نیاز اور بہت ہی حمد کا مستحق ہے۔

اس ارشادِ خداوندی سے معلوم ہوتا ہے کہ اول خدا کی راہ میں خرچ کیا جانے والا مال حلال اور طیب ہونا چاہیئے جو محنت اور جائز طریقے سے کمایا گیا ہو۔ دوم ایسا مال خرچ کیا جائے۔ جس کو تم خود بھی پسند کرتے ہو۔ کہ اپنے پاس رکھو۔ یہ صورت خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے کہ جو چیز خود پسند نہیں کرتے اسے خیرات کے طور پر دوسرے لوگوں کو دے دیا جائے۔ اس سلسلہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہمیشہ مدنظر رہنی چاہیئے کہ:

لا یؤمن احدکم حتیٰ یحب

لاخیہ ما یحب لنفسہ۔

کہ اے لوگو! تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک حقیقی مومن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی طریق اور سلوک پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے:

سوم :۔ مال خرچ کرتے وقت کبھی یہ خیال دل میں نہ آئے کہ ہم خدا یا اس کے سلسلہ پر کوئی احسان کر رہے ہیں بلکہ اس خیال سے خرچ کیا جائے کہ اس سے ہمیں ہی فائدہ اور ثواب حاصل ہوگا۔ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں۔ وہ غنی و حمید ہے۔ سارے بندے اس کے محتاج ہیں۔

پھر اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

لن تنالوا البرّ حتی
تنفقوا ممّا تحبّون
وما تنفقوا من شیءٍ
فانّ اللہ بہٖ علیمٌ۔
(آلِ عمران ۹۳)

یعنی صرف خدا کی راہ میں خرچ کر دینا ہی کافی نہیں بلکہ حقیقی اور کامل نیکی کا حصول اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک تم اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کیلئے خرچ نہ کرو۔ اور یہ جانتے ہوئے خرچ کرو کہ اس کام کے اجر و ثواب کا معاملہ اسے خدائے علیم و خبیر سے طے ہوگا جو دلوں کی مخفی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ پس اسلام میں کامل نیکی کا معیار یہ ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور پسندیدہ اشیاء کو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے جو ہر لحاظ سے اس قابل ہوں کہ خدائے ربّ العزّت کی بارگاہ میں پیش کی جا سکیں لیکن دوسری طرف یہ خیال کر کے قربانی سے دستکش بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ہماری قربانی بہت تھوڑی اور معمولی ہے بلکہ حسبِ توفیق جو میسر ہو وہ خرچ کیا جائے اللہ تعالیٰ کو نہ اموال کی ضرورت ہے اور نہ ان مادی اشیاء کی۔ اس کے حضور تو اس نیت کے مطابق اجر دیا جائے گا جس کے ساتھ اس کا بندہ کوئی نیکی بجا لاتا ہے۔ اور پھر کوئی نیکی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی اور معمولی نظر آئے اس کے حضور میں ضائع نہیں جاتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

وما تنفقوا من خیرٍ
یوفّ الیکم وانتم
لا تظلمون۔
(بقرہ ۲۷۳)

ترجمہ :۔ جو اچھا مال بھی تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا واپس دیا جائے گا۔ اور تم پر ہرگز کوئی ظلم نہ کیا جائیگا۔

پھر ایک اور جگہ فرمایا ہے :۔

ان اللہ لا یخفٰی علیہ
شیءٌ فی الارض ولا
فی السماء۔ (آل عمران ۶)

ترجمہ :۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔

پس خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا چاہیئے اور ظاہری وقعت و حیثیت کو نظر انداز کرتے ہوئے خلوصِ دل اور صدقِ دل سے خرچ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر مال صدقِ دل سے خرچ نہ کیا جائے اور خوشی و طبعی جوش کا جذبہ مفقود ہو تو یہ خدا کے حضور مقبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ منافقوں کے طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

ولا ینفقون الّا وھم
کٰرھون۔ (توبہ ۵۴)

ترجمہ :۔ اور وہ نہیں خرچ کرتے مگر اس حال میں کہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں گویا خدا کی راہ میں مومن اور منافق دونوں ہی خرچ کرتے ہیں لیکن منافق کراہت اور ناپسندیدگی سے خرچ کرتا ہے جبکہ اسکے مقابل پر مومن شرحِ صدر سے اور اسے حصولِ ثواب کا ذریعہ جانتے ہوئے خرچ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اعراب کے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے :۔

ومن الاعراب من یتّخذ
ما ینفق مغرمًا ویتربّص
بکم الدّوائر علیھم
دائرۃ السّوء واللہ
سمیعٌ علیمٌ۔
(توبہ ۹۸)

ترجمہ :۔ اور عرب دیہاتیوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے چٹی سمجھتے ہیں اور تم پر گردشوں کے آنے کا انتظار کرتے ہیں بُری گردش انہی پر پڑے گی۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اعراب کے دوسرے گروہ کا طریق یوں بیان فرمایا :۔

ومن الاعراب من یؤمن
باللہ والیوم الآخر
ویتّخذ ما ینفق قربٰتٍ
عند اللہ وصلوٰت الرّسول
الا انّھا قربۃٌ لّھم
سیدخلھم اللہ فی رحمتہٖ
انّ اللہ غفورٌ رّحیمٌ
(توبہ ۹۹)

ترجمہ :۔ اور ان دیہاتی عربوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ پس سُن لو کہ مال کا اس طریق پر خرچ کرنا ان کے لئے قرب کا ہی موجب ہوگا اور اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ان دونوں مثالوں میں دراصل اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی ہے اور اعراب کی مثال دے کر سمجھایا ہے کہ محض مال خرچ کرنا خدا کی جناب میں قبول نہیں ہوتا بلکہ انشراحِ صدر اور خوش دلی سے خرچ کیا ہوا مال اس کے حضور شرفِ قبولیت پاتا ہے۔ اور قربِ الٰہی کا موجب بنتا ہے پس مومنوں کا فرض ہے کہ وہ مال خرچ کرتے وقت اسے بوجھ خیال نہ کریں بلکہ خدا کی راہ میں مال دیتے ہوئے خوشی محسوس کریں تا قربِ الٰہی کے وارث ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے مال خرچ کرنے کے دو طریقے بیان فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

الّذین ینفقون اموالھم
باللّیل والنّھار سرًّا
وعلانیۃً فلھم اجرھم
عند ربّھم ولا خوفٌ علیھم
ولا ھم یحزنون۔
(البقرہ ۲۷۵)

ترجمہ :۔ جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور نہ تو انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس آیت کی رو سے مال پوشیدہ اور ظاہری دونوں طریق سے خرچ کرنا چاہیئے ان میں سے کسی ایک طریق کا انتخاب موقع کے مطابق کیا جا سکتا ہے۔ اصولی طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

ان تبدوا الصّدقٰت
فنعمّا ھی۔ وان تخفوھا
وتؤتوھا الفقراء فھو
خیرٌ لّکم۔ ویکفّر عنکم
من سیّاٰتکم واللہ بما
تعملون خبیرٌ۔
(البقرہ ۲۷۱)

ترجمہ :۔ اگر تم علی الاعلان صدقے دو تو یہ بھی بہت اچھا طریق ہے۔ اور اگر تم انہیں چھپاؤ اور غریبوں کو دیدو تو یہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے اور وہ اس کے سبب سے تمہاری کئی بدیوں کو تم سے دُور کر دیگا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے۔

خدا کی راہ میں علی الاعلان خرچ کرنا اس لحاظ سے مفید ہوتا ہے کہ اس سے دوسرے لوگوں میں بھی نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور حصولِ مقصد کے علاوہ اس شخص کو بھی الدّال علی الخیر کفاعلہٖ کے مطابق ثواب ملتا چلا جاتا ہے۔ لیکن یہ بہت نازک مقام ہوتا ہے کیونکہ اس طریق سے انسانی نفس میں ریا اور دکھاوا اور اپنے نفس کی برتری کا غلط احساس پیدا ہو سکتا ہے اور یہ ایسی مہلک بیماریاں ہیں جو اعلیٰ سے اعلیٰ نیکیوں کو بھسم کر دیتی ہیں۔ پس اعمال کے حبط ہو جانے سے محفوظ رہنے کا محتاط طریق یہ ہے کہ صدقات پوشیدہ طور پر دئے جائیں۔ ہاں ضرورت اور تحریص کے موقعہ پر اعلان کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

اسلام کی تعلیمات نیکیوں کے بارہ میں بھی میانہ روی اور اعتدال پر مشتمل ہیں۔ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ طریق پسند نہیں کہ کسی خاص موقعہ پر جوش اور جذبات کی وجہ سے مالِ کثیر خرچ کر دیا جائے اور پھر مال کا خرچ کرنا مطلق بند کر دیا جائے بلکہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ اس بارہ میں بھی اعتدال کا دامن کسی وقت ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن اور متقی بندوں کی صفات کے ذیل میں فرمایا ہے :۔

والّذین اذا انفقوا
لم یسرفوا ولم یقتروا
وکان بین ذالک قوامًا
(الفرقان ۶۸)

ترجمہ :۔ اور وہ ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے اور نہ بخل کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان درمیان ہوتا ہے۔ پس اس عظیم نیکی کے بارہ میں بھی راہِ اعتدال ہی کامیابی اور فلاح کی راہ ہے۔

(باقی)

از بذلِ مال در رہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

(حضرت مسیح موعودؑ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۴ء کی مختصر روئداد

قرآن مجید۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس۔ تقریری مقابلہ۔ حضرت امیر المومنین کی صحت کیلئے دردمندانہ اجتماعی دعا

(نائب قائد شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

(قسط نمبر ۲)

۱۴ نومبر بروز ہفتہ۔ اجلاس اوّل

اجتماع کے دوسرے روز صبح ساڑھے چار بجے انصار نے مکرم حافظ شفیق احمد صاحب کی اقتداء میں نماز تہجد باجماعت ادا کی جس میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اجلاس اوّل کی کارروائی درس قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو کہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے دیا۔ آپ نے سورۃ آل عمران کی چند آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اطاعت کی اہمیت پر مؤثر پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

درس قرآن پاک کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل بزرگ صحابہ نے ذکر حبیب کے موضوع پر ایمان افروز تقریریں فرمائیں۔

(۱) محترم میاں روشن دین صاحب زرگر آف پنڈی چری۔
(۲) محترم حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ۔
(۳) محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔
(۴) محترم حافظ عبد السمیع صاحب امروہی۔

ذکر حبیب کے موضوع پر ان تقاریر کے ساتھ اجلاس اول اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس دوم

دوسرے روز کا دوسرا اجلاس نو بجے صبح مکرم حافظ محمد رمضان صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ آپ نے سورۃ مومنون کی چند آیات تلاوت فرمائیں اور پھر ان کی جو تفسیر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں تحریر فرمائی ہے پڑھ کر سنائی۔ یہ تفسیر بہت ہی ایمان افروز حقائق و معارف پر مشتمل تھی۔ درس قرآن مجید کے بعد مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے درس حدیث دیا۔ آپ نے غیبت اور چغل خوری کی مضرت کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ضروری ارشادات وضاحت کے ساتھ بیان کئے اور ان سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے غیبت، چغل خوری اور بدظنی ہی کے موضوع پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں سے چند اقتباس پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے سیرت حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کے بعض اوصاف و شمائل پر عمدگی کے ساتھ روشنی ڈالی اور ان اوصاف کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔ پھر ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی محترم حکیم دین محمد صاحب نے حضور کے زمانہ کے کچھ ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تشریف لائے اور آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت طبع کے متعلق ایک تفصیلی رپورٹ پڑھ کر سنائی اور پھر نہایت مؤثر رنگ میں حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دُعا کی تحریک فرمائی۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی یہ تقریر جو کہ اپنے اثر و جذب کے لحاظ سے خاص اہمیت کی حامل تھی۔ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے اپنی اولاد کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دردمندانہ دعائیں کی ہیں۔

اس نظم کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب صدر نگران بورڈ کی اقتداء میں جو کہ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اجتماعی دعا ہوئی۔ جس میں جملہ حاضرین نے نہایت تضرع اور عاجزی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہٖ کی صحت یابی کے لئے دعائیں کیں۔

اس اجتماعی دعا کے بعد پروگرام کے مطابق انعامی تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں صدارت کے فرائض مکرم چوہدری انور حسین صاحب نے سرانجام دیئے۔ اور منصفین کے فرائض مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ۔ مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ سندھ اور مکرم چوہدری رکن الدین صاحب زعیم اعلیٰ پشاور نے ادا کئے۔

اس مقابلہ میں سات اصحاب نے حصہ لیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم شاہ محمد صاحب اوّل۔ مکرم ملک احسان اللہ صاحب دوم اور مکرم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی سوم رہے۔

اس مقابلہ کے بعد حسب پروگرام انصار کو مختلف دینی مسائل کے بارے میں سوالات دریافت کرنے کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ انصار نے متعدد سوالات دریافت کئے۔ ان کے جوابات دینے میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے حصہ لیا۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ خاصا دلچسپ اور مفید رہا۔ اس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس اجلاس کے دوران مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اور مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی وقفے وقفے سے خوش الحانی کے ساتھ درثمین۔ کلام محمود اور در عدن میں سے نظمیں سنا کر حاضرین کو محظوظ کرتے رہے۔

اجلاس سوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانے سے فراغت کے بعد اڑھائی بجے بعد دوپہر آج کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی جس کے بعد مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ نے بدظنی کے موضوع پر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا۔ مکرم چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ پاکپتن نے "بے جا نکتہ چینی سے احتراز" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری کی تقریر ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر کردہ یہ فقرہ تھا۔ کہ "تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو تا قبولیت دعا کا سرور حاصل کرو"۔ آپ کی تقریر کے بعد "تقویٰ کے حصول کا طریق" کے موضوع پر مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے بڑے دل نشین اور جامع رنگ میں تقریر فرمائی۔ پھر مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ تقریر کے لئے تشریف لائے آپ نے اپنی تقریر میں انصار کو صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ نے "ایمان کی دولت کی حفاظت کیجئے" کے موضوع پر مؤثر پیرایہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور دولت ایمان کی حفاظت کرنے کے مختلف ذرائع بیان فرمائے۔ محترم مرزا صاحب کی تقریر کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس کی مختلف تقاریر میں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب زعیم اعلیٰ کراچی مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اور وقفہ وقفہ سے مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی۔ چوہدری عبد العزیز صاحب اور چوہدری شبیر احمد صاحب درثمین اور کلام محمود میں سے نظمیں سنا کر حاضرین کو محظوظ کرتے رہے۔

اس اجلاس کے اختتام پر نماز مغرب تک تفریحی کھیلوں کا پروگرام جاری رہا۔

(باقی)

عمر ناپائیدار پر بھروسہ کرنا عقلمند کا کام نہیں

"عمر ناپائیدار پر بھروسہ کرنا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ موت یُونہی آکر لتا ڑ جاتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ جبکہ انسان اس طرح پر موت کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ پھر اس کی زندگی کا خدا تعالیٰ کے سوا کون ذمہ وار ہو سکتا ہے۔ اگر زندگی خدا کے لئے ہو تو اس کی حفاظت کرے گا۔ بخاری میں ایک حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔" (الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۱ء)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

بیرونی ممالک کی لجنات کے پیغامات

لجنہ اماء اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے موقع پر لجنات بیرون از پاکستان سے مندرجہ ذیل پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ جو کہ اجتماع کے دوسرے دن کے اجلاس میں مکرمہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پڑھ کر سنائے۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱۔ لنڈن

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

تمام نمائندگان مقامی و باہر سے آنیوالی بہنوں کی خدمت میں ہم سب کی طرف سے السلام علیکم اس مبارک موقع میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد۔

(صدر لجنہ اماء اللہ لنڈن)

۲۔ کیپ ٹاؤن

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ سب آنیوالوں کی زیادتیٔ ایمان کا موجب بنائے اور سب کو زیادہ سے زیادہ احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

۳۔ امریکہ

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی خاص الخاص برکات لجنہ اماء اللہ کے اس اجتماع پر نازل فرمائے خدا تعالیٰ آپ سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس سال ہم اپنا کوئی نمائندہ اس اجتماع میں شامل ہونے کے لئے نہیں بھجوا سکتیں۔ انشاء اللہ ہم آئندہ اپنا نمائندہ بھجوانے کی پوری کوشش کریں گی۔ ہم آپ سب سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں احمدیت کے جھنڈے کو سربلند کرنے کے لئے ہماری جدوجہد اور کوششوں کو بارآور فرمائے۔ آمین۔

۴۔ نیروبی (مشرقی افریقہ)

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ نیروبی کی تمام ممبرات السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پیش کرتی ہیں اور دلی مبارکباد دیتی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر آپ سب کو اس پاک غرض کے لئے اپنی پاک بستی ربوہ میں جمع ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ تاکہ آپ اُن طریقوں پر غور کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا دین۔ سچی نیکی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خالص محبت۔ اطاعت اور عزت دنیا میں جلد از جلد پھیل سکے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو کامیاب کرے۔ اور اس میں ایسی برکت ڈالے اور اس قربانی کو جو آپ نے اس مبارک اجتماع میں شامل ہونے کے لئے تکلیف اٹھا کر کی ہے اپنے حضور میں ایسا قبول فرمائے کہ اکناف عالم تک اس کی برکات پھیلتی چلی جائیں۔ ہم یہ بھی عرض کرتی ہیں کہ وہ روح جو ہماری ان سب کوششوں کے پیچھے کام کر رہی ہے وہ ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مقدس وجود ہے۔ جو ہماری ہی کوتاہیوں اور غفلتوں کی وجہ سے ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اپنی اجتماعی دعا میں سب سے مقدم اور سب سے پُرسوز اور پُردرد دعائیں یہ ہوں کہ حضور کی صحتیابی اور حضور کی مرادیں ہی پوری ہونے کے لئے ہونی چاہئیں۔ پھر ہماری یہ دلی تڑپ ہے کہ آئندہ قیامت تک خواہ کچھ بھی ہو یہ امر ہماری نسلوں کے دلوں میں ہمیشہ کے لئے راسخ ہو جائے۔ کہ خلافت کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑنا۔ اور خلافت کو بہرحال قائم رکھنا ہے۔ ہم امید کرتی ہیں۔ کہ ہمارا مرکزیہ اجتماع اس احساس اور قومی ذمہ داری کو زندہ رکھنے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہے گا۔

(باقی)

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان کیلئے

ایک

ضروری اعلان

خالد اور تشحیذ الاذہان کے خریداران کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ خط وکتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ اسکے بغیر شکایات وغیرہ پر فوری کارروائی کرنا مشکل ہوتا ہے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نومبر ۱۹۶۴ء کا تشحیذ الاذہان

احمدی بچوں کا واحد رسالہ تشحیذ الاذہان کا نومبر ۱۹۶۴ء کا شمارہ خریداران کو بھجوا دیا گیا ہے۔

اس شمارہ کے چیدہ چیدہ مضامین یہ ہیں:۔

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احمدی بچوں سے خطاب
- مرکز کی اہمیت۔
- اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع۔
- سیرت حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- رسی کے کھیل۔
- گلگت و ہنزہ کی سیر
- سوال و جواب۔
- قلمی دوستی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ احمدی بچوں کے اس واحد رسالہ کو اپنے بچوں کے نام جاری کرائیں۔ اور تربیت کے اس موثر ذریعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم حوالدار محمد عمر صاحب جو پہلے میرپور (آزاد کشمیر) میں سی ایم ایچ میں ملازم تھے۔ اُن کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو اُن کا موجودہ پتہ معلوم ہو یا حوالدار محمد عمر صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

درخواستہائے دُعا

- خاکسار کے تین پوتے آج کل ٹاٹا نگر جمشید پور کے سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اُن کا سالانہ امتحان عنقریب ہونے والا ہے۔ (خاکسار سید حسام الدین احمد (دھکی) امیر جماعتہائے احمدیہ سنگھڑہ ضلع کھٹک۔ اڑیسہ (انڈیا))۔
- مستری نواب دین صاحب دار الرحمت غربی اعصابی کمزوری کے باعث بہت بیمار ہیں۔ (محمد رمضان صاحب خادم غلہ منڈی ربوہ)
- میری امی جان زینب خاتون بنت محمد حمید احمد صاحب گذشتہ چند سالوں سے مستقل بیمار ہیں اور ذیابیطس کی مریضہ ہیں۔ بیماری اور کمزوری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ (امۃ الوحید خالدہ "النصرت" ۲۴۹/۱۲ جوہر آباد۔ کراچی)
- میرا بچہ وسیم احمد تین۔ چار یوم سے بیمار ہے۔ (خاکسار عبد الکریم ظفر الحق روڈ۔ راولپنڈی)
- میری ہمشیرہ صاحبہ ایک ماہ سے بخار۔ آنکھوں سے نزول الماء کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ میری نسبتی بہن فرخندہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر فاضل ساکن ڈیرہ غازی خان گردہ کے درد سے سخت بیمار رہیں۔ (خاکسار محمد نفیر اللہ خان ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز بلتستان۔ ربوہ)
- میری لڑکی والدہ ریاض احمد لائل پور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اپریشن ہو گا۔ کمزوری بہت ہے۔ (ماسٹر محمد شفیع دار الیمن ربوہ)۔
- میری خالہ امۃ اللہ اہلیہ مستری فیض احمد صاحب جونی کراچی میں آنکھوں میں گلاکوما مرض کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ بینائی بہت کم ہو گئی ہے۔ (ڈاکٹر نذیر احمد بلال آف ایبے سینیا۔ ربوہ)
- میرے بڑے بھائی حکیم محمد صدیق صاحب میانوی کافی دنوں سے صاحب فراش ہیں۔ (کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ)
- میری والدہ ماجدہ عرصہ چند ماہ سے بیمار رہیں۔ (مظفر احمد ظفر۔ کالج ربوہ)
- میری امی جان بنت زین العابدین صاحب مرحوم صحابی قریباً پانچ سال سے ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہیں۔ (خاکسار طارق سلیم احمد ابن محمد حمید احمد۔ جوہر آباد کراچی ۱۹)
- میری لڑکی عزیزہ نسیم اختر عرصہ ایک ماہ سے دماغی عارضہ سے بیمار رہی ہے (خاکسار۔ اللہ دتہ مبشر معلم وقف جدید بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ)۔
- میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ چند دنوں سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ (ملک مظفر احمد۔ مغل پورہ گنج لاہور)
- خاکسار چند عوارض میں مبتلا ہے۔ (چوہدری محمد شریف احمدی ساکن فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)
- رکشا الٹ جانے سے خاکسار کی دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے (ڈاکٹر عبد الغفور زاہد میڈیکل آفیسر کنالیہ) احباب ان سب کے لئے دعا فرما دیں۔

خصوصی ہیرے

و دیگر بیش قیمت پتھر و خوش پسند جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور:۔ ۱۹۔ نومبر۔ صدر ایوب کی ہدایات کے مطابق صوبائی محکمہ قانون نے نئے یونیورسٹی آرڈی ننس میں ترمیم کے لئے مسودہ قانون کو آخری شکل دے دی ہے اس نئے قانون کی رو سے جسے آرڈی ننس کی شکل میں نافذ کیا جائے گا۔ موجودہ یونیورسٹی آرڈی ننس سے وہ دفعات خارج کر دی جائیں گی جو آئین میں مندرج بنیادی حقوق کے منافی ہیں توقع ہے کہ گورنر مغربی پاکستان کے دستخط ہو جانے کے بعد دو تین روز کے اندر نیا آرڈی ننس جاری کر دیا جائے گا۔

راولپنڈی ۱۹۔ نومبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے آج یہاں یقین دلایا کہ ٹرانسپورٹ ملازم اور ڈرائیور اپنی ہڑتال کو غیر مشروط طور پر ختم کر دیں۔ تو حکومت ان کے مطالبات پر ہمدردی سے غور کرنے پر تیار ہے انہوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے مزید کہا کہ یہ ہڑتال اچانک کی گئی ہے اور اس کے اعلان سے پہلے ڈرائیوروں نے اپنے مطالبات کے سلسلہ میں صوبائی حکومت سے رابطہ قائم نہیں کیا۔ اگر ہڑتال غیر مشروط طور پر ختم کر دی جائے اور ٹرانسپورٹ ملازموں کے نمائندے حکومت سے بات چیت کریں، تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کے مطالبات پر پوری توجہ اور ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔

لندن ۱۹۔ نومبر۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ ولسن نے کل یہاں کہا کہ برطانیہ اپنی اقتصادی مشکلات کے باوجود ترقی پذیر ملکوں کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے ہر ممکن تعاون کرے گا۔ مسٹر ولسن کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ جس میں اکیس حکومتوں کے نمائندے شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے مختلف ملکوں کی اقتصادی حالت میں زبردست فرق پایا جاتا ہے جس کو دور کرنے کے لئے برطانیہ پوری کوشش کرے گا انہوں نے کہا کہ ہم داخلی اور بین الاقوامی اقتصادی مسائل حل کرنے کے لئے اپنے معیاروں پر نظر ثانی کریں گے۔ اس طرح ہم دنیا کے مختلف حصوں سے غربت ختم کرنے میں اہم حصہ ادا کریں گے۔

لندن ۱۹۔ نومبر۔ برطانیہ میں دولت مشترکہ کے ممالک کے باشندوں کے داخلہ پر کنٹرول کے قانون میں ایک سال کی توسیع کی تحریک کل دار العوام نے متفقہ طور پر منظور کر لی۔ یہ قانون ۱۹۶۲ء میں منظور کیا گیا تھا، لیبر حکومت نے اس کی ضرورت اور افادیت کا اعتراف کرتے ہوئے اس قانون میں ایک سال کی توسیع کی تحریک پیش کی تھی قدامت پسند پارٹی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ اس لئے رائے شماری کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

سنگاپور۔ ۱۹۔ نومبر۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم تنکو عبد الرحمٰن نے کہا ہے لوگوں کو گولوں کی نہیں روٹی کی ضرورت ہے انہیں فوجی وردیاں درکار نہیں وہ تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا چاہتے ہیں۔ لیکن انڈونیشیا کے صدر سوکارنو اس کے برعکس اس علاقہ میں جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔

تنکو عبد الرحمٰن نے جو آجکل سنگاپور میں ہیں مقامی افسروں سے انڈونیشی رضاکاروں کی سرگرمیوں کے بارے میں بات چیت کی بعد میں وہ اس علاقہ کے برطانوی کمانڈر جنرل والکر سے ملے۔

نور کاجل تمام سرموں اور کاجلوں سے بہتر ہے

کہنہ مشق طبیب محترم جناب حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں:۔

"نور کاجل تمام دوسرے سرموں اور کاجلوں سے بہتر ثابت ہوا ہے۔ میرا اپنا تجربہ یہ ہے کہ میری دور کی نظر کمزور تھی اور عینک لگانی پڑتی تھی، نور کاجل کے استعمال سے میری دور کی نظر عینک کی نسبت بہتر ہو گئی ہے اور عینک کی ضرورت نہ رہی اللہ تعالےٰ آپ کو جزاء دے آنکھ کے مریضوں کے لئے بہترین تحفہ ہے۔" قیمت سوا روپیہ اور پچھتر پیسے۔

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلہ میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں:۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک اور پیکنگ کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	ڈرائنگ/سپیسیفیکیشن (اگر درکار ہو) بذریعہ درخواست بالقیمت مندرجہ ذیل دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے مل سکتی ہے	تاریخ فروخت	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	P 8/358/1-66 سوتی کپڑا مختلف قسم = ۶۶۱۹۸۰ گز	۲۵ روپے	×	۲۳/۱۱/۶۲ تا ۱۷/۱۲/۶۲	۱۸/۱۲/۶۲ ۸ بجے صبح	۱۸/۱۲/۶۲ ۹ بجے صبح
۲	PJ/296-8/5-66 پائپ کاسٹ آئرن ساکٹیڈ اور سپگٹیڈ متفرق سائز وصلات = ۵۸۰	۱۰ روپے	×	۱۷/۱۱/۶۲ تا ۱۹/۱۲/۶۲	۲۱/۱۲/۶۲ ۸ بجے صبح	۲۱/۱۲/۶۲ ۹ بجے صبح
۳	PH/C/337/7-63 ڈھیل چلڈ کاسٹ آئرن متفرق سائز ۲۳۲	۱۰ روپے	۵ روپے	۱۷/۱۱/۶۲ تا ۲۱/۱۲/۶۲	۲۲/۱۲/۶۲ ۸ بجے صبح	۲۲/۱۲/۶۲ ۹ بجے صبح
۴	PH/267-B/2-63 اینٹی مونی انگٹ = ۵۲۰ ہنڈرویٹ	۱۵ روپے	×	۲۳/۱۱/۶۲ تا ۲۳/۱۲/۶۲	۲۴/۱۲/۶۲ ۸ بجے صبح	۲۴/۱۲/۶۲ ۹ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے ایام جمعہ کے سوا تمام کام کے دنوں میں صبح ۹ بجے اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کرکے یا بذریعہ منی آرڈر بھیج کر حاصل کئے جا سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

پیش کشیں صرف ان ہی ٹنڈروں پر قبول کی جائیں گی۔

ٹنڈران ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں

کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلقہ استفسار رجسٹرڈ دستخط کنندہ ذیل کو اس کے نام پر بھیجیں۔

اے حمید۔ پی آر ایس

چیف کنٹرولر آف پرچیز

راولپنڈی کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

قریشی شریف احمد صاحب

ایجنٹ روزنامہ الفضل

راولپنڈی

سے حاصل کریں

(مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹/ روپے

جماعتِ احمدیہ پاکستان کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کا پروگرام

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر بروز ہفتہ، اتوار، پیر

۲۶ دسمبر ۶۴ء بروز ہفتہ

(اجلاس اوّل)

۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی تقریر	سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	سیرۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	اسلام میں نبوت کا تصور اور مسیح موعودؑ	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ
۱۱-۴۵ تا ۱-۱۵	تیاری نماز	
۱-۱۵ تا ۱-۴۵	وقفہ برائے نماز ظہر و عصر	

(اجلاس دوم)

۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۰۰ تا ۲-۴۵	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسی جماعت پیدا کرنا چاہتے تھے؟	محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ (امیر علاقائی)
۲-۴۵ تا ۳-۳۰	وفات مسیح ناصری علیہ السلام	محترم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی
۳-۳۰ تا ۴-۱۵	نجات (عیسائیت اور اسلام کی رو سے)	محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری

۲۷ دسمبر ۶۴ء بروز اتوار

(اجلاس اوّل)

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۹-۴۵	ذکر حبیبؑ	
۹-۴۵ تا ۱۰-۳۰	امریکہ میں تبلیغ اسلام	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۱۵	موجودہ زمانہ کے مذہبی رجحانات اور اسلام	محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ
۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰	مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی	محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید
۱۲-۰۰ تا ۱-۱۵	تیاری نماز	
۱-۱۵ تا ۲-۰۰	وقفہ برائے نماز ظہر و عصر	

(اجلاس دوم)

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	وقف اعلانات و پیغامات	
۲-۱۵ تا ۲-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۳۰ تا ۳-۱۵	عقائد احمدیت اور ان پر اعتراضات کے جوابات	محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ
۳-۱۵ تا ۴-۰۰	منکرین ہستی باری تعالیٰ کے اعتراضات کے جوابات	محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کینٹب صدر شعبہ فلسفہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

۲۸ دسمبر ۶۴ء بروز سوموار

(اجلاس اوّل)

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۹-۴۵	ذکر حبیبؑ	
۹-۴۵ تا ۱۰-۳۰	سرزمین بنگال میں احمدیت کی صداقت کے نشانات	محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۱۵	اسلام کا اقتصادی نظام	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۳۰	وقفہ اعلانات و پیغامات	
۱۱-۳۰ تا ۱-۱۵	تیاری نماز	
۱-۱۵ تا ۱-۴۵	وقفہ برائے نماز ظہر و عصر	

(اجلاس دوم)

۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۰۰ تا ۲-۴۵	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن ناظر اصلاح و ارشاد
۲-۴۵ تا ۳-۱۵	وقفہ اعلانات و پیغامات	
۳-۱۵ سے	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام یا کوئی تقریر۔	

نوٹ:۔ ناظر اصلاح و ارشاد و صدر انجمن احمدیہ کو پروگرام میں تبدیلی کا اختیار رہے۔ جلسہ کے دوران کسی صاحب کو سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ریفریشر کورس کا مقصد فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا ہوتا ہے

نماز، صدق اور نظام کو قائم کرو، اور باہم محبت سے رہو

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ریفریشر کورس میں صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی افتتاحی تقریر

ربوہ ۱۸ نومبر۔ کل مورخہ ۱۷ نومبر کو یہاں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے تحت منعقد ہونے والے ریفریشر کورس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ ریفریشر کورس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان کو اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اپنی تقریر میں آپ نے نماز، صدق، باہمی محبت اور نظام کے قیام کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ افتتاحی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ریفریشر کورس کا اجراء سنت اللہ کے مطابق ہے اور قرآن کریم میں کئی مقامات پر اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے استدلال کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا انسانی ہدایت کے لئے بار بار رہنماؤں کا بھیجنا بھی اسی امر کی وضاحت کرتا ہے۔ جب انسان اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول جاتا ہے تو خدا تعالیٰ ایک انسان کو مبعوث کرکے ایک ریفریشر کورس جاری کرتا ہے اب بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر اسی مقصد کو پورا کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی صفت ہے جو بدل نہیں سکتی۔ قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا ذکر قرار دینا بھی اسی لئے ہے کہ وہ بھی انسان کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف بار بار توجہ دلاتا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس وقت خاص طور پر چار باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اول یہ کہ پنجوقتہ نمازوں کو باقاعدگی سے اور سنوار کر ادا کیا جائے "اقامۃ الصلوٰۃ" کی اصل روح یہ ہے کہ انسان کے دل میں ایسا شوق پیدا ہو جائے کہ وہ سب کچھ بھول کر محض اللہ تعالیٰ اور اس کی محبت میں غرق ہو جائے۔ عبادات قرآن کریم کی رو سے انسانی پیدائش کی اصل غرض ہے۔ عبادت کے بغیر بندہ اپنے رب سے تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ دوم یہ کہ صدق یعنی سچائی کو قائم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ "حق" ہے اور حق یعنی سچائی کو پسند کرتا ہے جھوٹا انسان کبھی صفات الٰہی کا مظہر نہیں بن سکتا۔ ہمیں ربوہ میں اس قسم کے قطعات لکھ کر لگوا دینے چاہئیں کہ "ہم جھوٹ نہیں بولیں گے۔ تم جھوٹ نہیں بولو گے یا میں جھوٹ نہیں بولوں گا یا احمدی جھوٹ نہیں بولیں گے" وغیرہ سوم یہ کہ حدیث من لم یرحم صغیرنا ...... الخ کے مطابق ہمیں اپنے بڑوں کے لئے ادب اور چھوٹوں کے لئے رحم کے جذبات پیدا کرنے چاہئیں قومی زندگی کے اس اصل کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ لہٰذا ہمیں باہمی محبت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے چہارم یہ کہ اپنے اندر ڈسپلن پیدا کریں۔ ڈسپلن یہی ہے کہ نیکی اور بدی میں تمیز کی عادت پیدا کریں۔ حیوان اور انسان میں یہ فرق ہے کہ حیوان ڈسپلن کی اہمیت نہیں سمجھتا جبکہ انسان اچھی اور بری بات میں تمیز کر سکتا ہے انسان دوسرے کے حقوق مارنے سے اجتناب کرتا ہے۔ قطار میں کھڑا ہوتا ہے تو دھکے دے کر آگے نہیں بڑھتا بلکہ نظام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنی باری کا انتظار کرتا ہے

افتتاحی تقریر کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اس طرح ریفریشر کورس کا پروگرام اللہ تعالیٰ کے حضور دعا اور دعا سے شروع ہوا۔

یہ کورس مورخہ ۲۰ نومبر تک جاری رہے گا اس میں مقامی مجلس کے ۱۹۶ عہدیدار شرکت کر رہے ہیں

(ناظم اشاعت خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴